رجسٹرڈ ایل نمبر ۷

قیمت پیشگی سالانہ

۱- عوام سے (ص)
۲- خواص و معاونین سے (عہ)
۳- ہندوستان سے باہر (للعہ)
۴- غیر مذاہب والوں سے (۱۲)
۵- اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپے سے کم آمدنی والے لوگوں سے (عاہ)

نوٹ

ہر کا سالانہ اضافہ مندرجہ بالا قیمتوں میں ڈبل اشاعت کی وجہ سے کیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

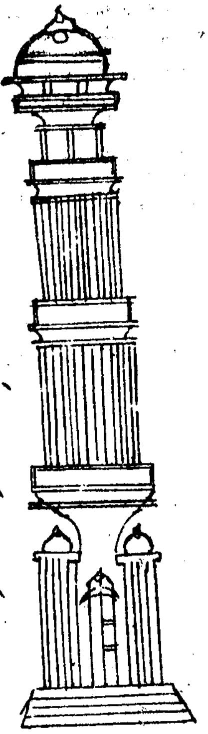
ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے مشہور و معروف اخبار ہر مہینے کی ۲ و ۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۲ و ۲۶ و ۳۰ تاریخ کو قادیان دار الامان سے شائع ہوتا ہے

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی



بنجام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد
واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

جلد ۱۲ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۴- اگست ۱۹۰۸ء مطابق ۱۶- رجب المرجب ۱۳۲۶ھ | نمبر ۵۷

سالانہ جلسہ کے متعلق

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں آنیوالے سالانہ جلسہ کے متعلق جو ... لکھا گیا تھا۔ فیروزپور سے کرمی ملک محمد حیات خان صاحب نے ایک مفصل خط میں اس کی تائید کی ہے البتہ شاعرانہ مذاق کے متعلق ... لکھنے کا تقاضا اس سے متفق نہیں وہ چاہتے ہیں کہ شاعرانہ مذاق رکھنے والے احباب ضرور کچھ نہ کچھ سنائیں ہیں ملک صاحب کی اس تجویز پر آگے چلکر لکھونگا ابھی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کسقدر افسوس کی بات ہے۔ کہ الحکم کے کئی ہزار پڑھنے والوں میں سے صرف ایک شخص کو اس قومی مشترکہ معاملہ پر قلم اٹھانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور باقیوں نے اسے یا تو غیر ضروری سمجھا یا وہ جرأت نہ کرتے کہ اسپر کچھ لکھیں۔

قوم میں بہت سے اہل الرائے اہل قلم موجود ہیں۔ خدا تعالے نے انہیں وجاہت علم۔ اصابت رائے عطا کی ہے۔ وہ پھر قومی معاملات میں خاموشی اختیار کرتے ہیں ایک ہی تحریک جب مختلف اشخاص اور مختلف اطراف سے تائید میں ہوتی ہے تو وہ خواہ نخواہ موثر ثابت ہوتی ہے اور اگر ایک ہی شخص ہر مرتبہ ایک تحریک کر کے خاموش ہو رہے تو اس کا اثر ظاہر۔ خصوصاً لاہور یا سیالکوٹ کی جماعت کے معززین اور بار سوخ

اصحاب کی طرف سے اسپر ضرور کچھ نہ کچھ لکھا جانا چاہیے اسلئے میں میر حامد شاہ صاحب اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب وغیرہ احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس تجویز کی تائید یا تردید میں جو کچھ بھی انکی رائے ہو تو قلم اٹھائیں تاکہ دوسرے بھائیوں کو بھی خیال پیدا ہو میں جناب ملک محمد حیات خان صاحب کی اس توجہ فرمائی کیلئے انکا قوم کی طرف سے شکر گذار ہوں۔

شاعرانہ مذاق کو روکنے سے میری یہ غرض نہیں ہے۔ کہ اس فطرتی اور قدرتی عطیہ کو ناقدری کی نظر سے دیکھا جاوے ہرگز نہیں۔ بلکہ میری غرض اور منشا یہ ہے کہ نظموں کے لئے اسقدر وقت نہیں دیا جانا چاہئے جو دوسرے ضروری اور اہم کام رہ جائیں جلسہ پر آنے کی غرض محض تفریح نہیں ہوتی بلکہ اصل غرض وہی ہے جو حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام فرماتی تھی کہ خدا تعالی کیساتھ تعلق بڑہیں دنیا کی محبت سرد ہو۔ بھائیوں میں اخوت مستحکم ہو وغیرہ وغیرہ۔ ایسا ہی یہ ضروری امر ہے کہ قوم اپنی ذمہ واریوں سے آگاہ ہو اور اسے معلوم ہو کہ وہ قومی کام جو اسلام اور مسلمانوں کی بہبودی کی خاطر اسنے یہاں جاری کر رکھے ہیں انکے قیام اور استحکام کیلئے اسے کیا کرنا ہے۔ شاعری کے پاک جذبات منزہ ہوتے ہیں۔ اسلئے ان سے اگر کام لیا جائے تو اسی رنگ اور اسلوب پر جو ہمارے سید و مولا امام نے اختیار کی ہے ایک ایک لفظ نفس مطلب کی طرف رہنما ہو۔ قرآن کریم کی حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت حقہ پر اگر مختصر اور مؤثر نظمیں ہوں۔ تو وہ بیشک مفید

اور موثر ہیں۔ نوحہ خوانی اور مرثیہ گوئی کا مذاق مٹادینا چاہیے آگے رونے پیٹنے والی قوم نے کیا بنا لیا ہے۔ غرض میں اس امر کا مخالف نہیں ہوں کہ کوئی بھی نظم نہ پڑہی جاوے میرا منشا یہ ہے کہ بہت ہی کم وقت اس مقصد کے لئے ہو اور اسمیں صرف کام کی نظمیں پڑہی جاویں اگر پڑہی جائیں سالانہ جلسہ کی باقاعدہ ایک رپورٹ طیار ہو کر شائع کیجاوے خواہ وہ اخبارات میں چھپے یا میگزین میں یا الگ ایسا ہی سالانہ رپورٹ پہلے سے طیار ہونی چاہیئے جس میں ان کاموں کے متعلق جو یہاں جاری ہیں تفصیلی اور مفید علم جماعت کو ہوسکے اور آیندہ ان امور کے متعلق انہیں سوچنے اور غور کرنیکا موقع مل سکے یہ رپورٹ بڑی محنت و قابلیت سے طیار ہونی چاہئے بہرحال میں دیکھتا ہوں کہ سالانہ جلسہ میں وقت بہت ہی تھوڑا ہے اسکی طیاری اور انتظام کے لئے ابھی سے کوشش ہونی چاہیے اور جیسا کہ میں نے ظاہر کیا تھا۔ اسکو شاندار اور کامیاب بنانیکے لئے احباب ابھی سے فکر کریں اور دونوں پہلو مد نظر رکھیں قومی ضروریات کے لئے کافی سرمایہ بہم پہنچایا جاوے اور کثرت کیساتھ احباب جمع ہوں تاکہ انہیں ذاتی واقفیت اور علم ان کاموں کا ہو جو انکے مرکز میں قومی کاموں کے نام سے ہو رہے ہیں۔

میں نے بطور خود تجویز کی تھی کہ اگر ایک ہزار آدمی ایسے نکل آئیں جو یا تو خود پچیس پچیس روپیہ داخل کر دیں اور یا جمع کر کے لا دیں تو کم از کم قومی سرمایہ میں مستقل فنڈ کی کوئی صورت نکلے اسوقت جتنی مد ہیں وہ سب کی سب بہت بڑی توجہ کی محتاج ہیں اور کارکنوں کو روز و شب آنے والے دن کی ضروریات کے لئے متفکر رہنا پڑتا ہے اگرچہ خدا تعالی کا فضل ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ جو کام محض للہ رضا کیلئے کئے جاتے ہیں انکا وہ خود میر سامان ہوتا ہے لیکن کوشش اور سعی انسان کا فرض ہے اسلئے اس سے بے خبر نہیں

مطبع انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی چھپکر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳- مئی ۱۹۰۸ء اجلاس دوم

حضرت اقدسؑ کو لاہور میں رونق افروز ہوئے آج پہلا اتوار ہے۔ ملازمت پیشہ احباب اور مریدان با اخلاص کے واسطے گویا یہی عید کا دن ہے۔ اگرچہ حضور علیہ السلام کو لاہور میں تشریف لائے آج پانچواں دن ہے کئی ایک تقریریں بھی ہو چکی ہیں اور تمام عشاق اس رُخ پر نور کی زیارت سے مشرف ہو چکے ہوئے ہیں مگر چونکہ ابھی تک ملازمت پیشہ اصحاب کو دل کھول کر زیارت کرنے اور کلمات طیبات سننے کا موقع نہیں ملا تھا کیونکہ وہ بیچارے دفتروں کی پابندی اوقات سے مجبور اور ظہر و عصر کی نمازوں میں شریک ہونے سے معذور تھے۔ اور جب اُن کو فرصت ملتی تو حضرت اقدسؑ بوجہ اسی پرانی مرض دوران سر کا دورہ خصوصاً پچھلے حصہ دن میں تیز ہو جایا کرتا تھا شام وقت کو باہر تشریف نہ لا سکتے تھے۔

آج اُن پیاسوں کو اپنی پیاس بجھانے اور دل کھول کر شرف زیارت سے مشرف ہونے اور کلام فیضرسان سے مستفید ہونے کا موقع اور فرصت میسر آئی ہے چونکہ صبح سویرے ہی حضرت اقدسؑ حسب درخواست کرنی جناب خواجہ کمال الدین صاحب و سید محمد حسین علی صاحب اسسٹنٹ سرجن مع صاحبان موصوف و صاحبزادگان سیر کے واسطے تشریف لے گئے (جس کی کیفیت انشاء اللہ تعالےٰ کسی آئندہ اشاعت میں ہدیہ ناظرین کی جائیگی) پیچھے اتنے میں تمام دوستوں کو جمع ہونے کا اچھا موقع لگ گیا۔ اور آپؑ کی واپسی تک بہت کثرت سے احمدی اور غیر احمدی احباب احمدیہ بلڈنگز لاہور میں جمع ہو گئے سیر سے واپس تشریف لاتے ہی حضرت اقدسؑ چند منٹ کے واسطے دولتسرائے میں تشریف لے گئے چونکہ وہ ایک معزز رئیس حضرت کی ملاقات کے واسطے آئے ہوئے تھے لہذا پہلے حضرت اقدسؑ انہی کی ملاقات کے واسطے ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان میں تشریف لے گئے اور ان کے استفسار پر حضورؑ نے ایک مبسوط پر جوش اور پر معرفت تقریر فرمائی جو کہ ۳- مئی ۱۹۰۸ء کے کلمات طیبات میں زیر عنوان "ایک دہریہ سے ملاقات" ۱۰- اگست ۱۹۰۸ء کے الحکم میں شائع ہو چکی ہے۔

وہاں سے فارغ ہو کر حضورؑ اپنے خدام کے حلقہ میں رونق افروز ہوئے جو کہ خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان کے اس وسیع ہال میں جو کہ انہوں نے محض حضرت اقدسؑ کی تشریف آوری کی خاطر تیار کرایا تھا بڑے جوش اور شوق سے بیٹھے آپ کی راہ دیکھ رہے تھے۔ امور سلطانی مرسل یزدانی ملہم ربانی علیہ الف الف صلوٰۃ و السلام ایک کرسی پر صدر نشین ہوئے۔ تاکہ تمام حاضرین چہرہ مبارک کی زیارت کر سکیں۔ اور کلام روح پرور کو سُن سکیں۔

نور آسمان سے تازہ بتازہ اس جری اللہ پر اترتا نظر آتا تھا۔ اور جلال چہرہ سے نمایاں تھا۔ ایک نہایت ہی سنسان خاموشی اور سکون کا عالم تھا نظریں اس پیارے چہرہ کی طرف ٹکٹکی باندھے تھیں کوئی جرأت بولنے کی نہ کرتا تھا اور سب اس بات کے منتظر تھے۔ کہ وہ مہ لقا شیریں سخن حبیب رب العالمین کیا فرماتے ہیں۔ کہ اتنے میں خلیفہ رجب الدین صاحب نے اس مہر خموشی کو ذیل کے سوال سے توڑا کہ حضور بعض لوگ دریافت کرتے ہیں کہ وفات مسیح کے کیا دلائل ہیں؟ اس سوال کے جواب میں حضرت اقدسؑ نے ذیل کی تقریر فرمایا۔

فرمایا

حضرت عیسےٰؑ کی وفات قرآن شریف میں بہت آئی ہے۔ دو قسم کی آیات ہیں جن سے ان کا وفات پانا ثابت ہوتا ہے۔ بعض آیات عام ہیں اور بعض خاص حضرت عیسےٰؑ ہی کے متعلق۔ عام طور پر تمام انبیاء علیہم السلام کی وفات کے متعلق جن میں حضرت عیسیٰؑ بھی شامل ہیں۔ یہ آیت واضح اور کھلا بیان کرتی ہے۔ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ خلت کا لفظ قرآن شریف کے محاورے میں ہرگز کسی ایسے شخص کے واسطے استعمال نہیں ہوا جو زندہ ہو بلکہ ہمیشہ وفات یافتہ لوگوں پر ہی اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی یہی معنے کئے ہیں چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے موقع پر جب کہ حضرت عمرؓ نے جوش محبت و فرط الفت کی وجہ سے تلوار کھینچ لی تھی اور آپؓ ننگی تلوار لئے گلیوں میں پھرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ جو کوئی کہیگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ اس کی گردن اڑا دونگا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس واقع سے خبر پا کر مسجد میں آئے اور منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا جس میں ابتدا ہی یہی آیت پڑھی ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم الخ اسوقت صحابہ رضی اللہ تعالےٰ اس آیت کو سُن کر رو پڑے اور یہ سمجھا کہ گویا یہ آیت آج ہی اتری ہے۔ اور حضرت عمرؓ نے بھی جن کو اتنا جوش تھا کہ تلوار لئے پھرتے تھے۔ اور انکا یہ خیال تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی وفات نہیں پائی۔ اس خطبہ کے بعد تلوار چھوڑ دی اور پھر کبھی کوئی ایسا ذکر نہ کیا۔

اب ظاہر ہے کہ اگر صحابہ میں سے کسی ایک نفس واحد کا بھی یہ اعتقاد ہوتا کہ حضرت عیسےٰؑ زندہ بجسم عنصری آسمان پر ہیں۔ تو کیوں وہ اسوقت اعتراض نہ کرتے اور کہتے۔ کہ کیا وجہ ہے۔ کہ ایک چھوٹی سی قوم کا رسول تو زندہ ہے پر ہمارا رسول جس کو خدا نے تمام جہان کے واسطے قیامت تک کی تمام انسانی نسلوں کے لئے بلا کسی خصوصیت کے بھیجا۔ وہ تو تریسٹھ برس تک بھی زندہ نہ رہ سکے پس صحابہ کا سکوت اور خاموشی اور کسی قسم کا کوئی اعتراض نہ کرنا اس بات کی روشن دلیل ہے۔ کہ تمام صحابہ رضہ حضرت عیسیٰ کو دوسرے انبیاء کی طرح **وفات یافتہ** یقین کرتے تھے۔ اور کسی ایک کا بھی ہرگز یہ اعتقاد نہ تھا۔ کہ وہ آسمان پر زندہ بجسم عنصری خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھے ہیں اور یہ اسلام میں سب سے پہلا اجماع ہے۔

دوسری آیت جو حضرت عیسےٰؑ کی وفات کے بارہ میں خصوصیت سے ذکر ہوئی ہے۔ وہ خود حضرت عیسےٰؑ کا قول ہے جو وہ قیامت کے دن خدا کے حضور عرض کرینگے کہ **فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علیٰ کل شیء شہید**۔ اللہ تعالےٰ کے اس سوال کے جواب میں کہ اے عیسےٰؑ کیا تو نے ان قوم کو ایسی بد راہی اور گمراہی کی تعلیم دی کہ تجھے اور تیری ماں کو معبود بنالیں۔ اور خدائے عزوجل واحد لاشریک کی عبادت کو ترک کر دیں؟ حضرت عیسےٰؑ کانوں پر ہاتھ دھر لینگے اور قوم نصاریٰ کے گمراہ ہونے سے اپنی لاعلمی اور معذرت ظاہر کرینگے کہ اے خداوند مجھے ان کے حالات سے اسی وقت تک اطلاع تھی جب تک کہ میں ان میں رہا اور جب تک میں ان میں رہا۔ تب تک میں نے ان کو یہی تعلیم دی تھی۔ کہ تم اس خدا کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا ایک ہی خدا ہے پھر جب تو نے مجھے وفات دے دی اسکے بعد کا تو ہی نگران اور واقف حال ہے مجھے کوئی علم نہیں۔

اب یہ بات دو حال سے خالی نہیں یا تو یہ لوگ اقرار کریں کہ واقعی قوم نصاریٰ ابھی تک بگڑی نہیں۔

اور جو عقیدہ اتخاذ ولد اور تثلیث وغیرہ کا انہوں نے اختیار کیا ہوا ہے۔ یہی مین توحید اور رضا الٰہی کا موجب اور موافق تعلیم حضرت مسیحؑ ہے جس کا اقرار انکی زبانی قرآن مین موجود ہے +

اور یا یہ لوگ اس بات کا اقرار کریں کہ درحقیقت مسیح ناصری جو کہ بنی اسرائیل کی بھیڑوں کے واسطے مامور کیا گیا تھا۔ اپنی مفوضہ خدمت کو انجام دیکر موجب حکم الٰہی اپنی طبعی موت سے وفات پا گیا ہے۔ اور کہ آیندہ وہ کبھی دنیا مین نہین آ سکتا۔ بلکہ آنیوالا امت محمدیہ مین سے ہوگا جو کہ ان کی خو بو پر ہونے اور مناسبت وقت اور مناسبت کام کے لحاظ سے مسیح کہلائیگا +

ظاہر ہے کہ صورت اول خدا اور خدا کے رسول قرآن اور قرآنی تعلیم کے بالکل خلاف ہے۔ اور ایسی ہے کہ اس کے ماننے کے ساتھ ہی تمام اسلام کی عمارت گرتی ہے +

اور صورت دوم خدا کے منشاء کے مطابق حقیقت الامر اور قرآنی تعلیم کا سچا اصول ہے اور اسی مین اسلام کی فتح اور کامیابی صداقت اور بزرگی کا اظہار ہے۔ اب ان کا ختیار ہے۔ کہ ان دونوں راہوں مین سے جو راہ چاہین اختیار کر لیوں۔

ہم علی وجہ البصیرت یقین رکھتے ہین کہ توفی کے معنے لغت عرب مین نہ کلام خدا اور رسول میں ہرگز مع جسم عنصری اٹھائے جانے کے نہیں ہیں۔ تمام قرآن شریف کو یکجائی نظر سے دیکھنا چاہیے قرآن خدائے علیم خبیر کی طرف سے کامل علم اور حکمت سے نازل کیا گیا ہے اس مین اختلاف ہرگز نہین بعض آیات بعض کی تفسیر واقع ہوئی ہین اگر ایک متشابہات ہین۔ تو دوسری محکمات ہیں +

جب یہی لفظ اور مقامات مین دوسرے انبیاء کے حق میں بھی وارد ہے تو اسکے معنے بجز موت کے اور کچھ نہین لئے جاتے تو پھر نہ معلوم کہ کیوں حضرت مسیحؑ کو ایسی خصوصیت دیجاتی ہے۔ کیا ابھی تک مسیحؑ کو خصوصیت دینے کا انہوں نے مزہ نہین چکھا +

دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین صاف یہ لفظ ہین۔ **اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک**۔ پھر حضرت یوسفؑ کے متعلق بھی قرآن شریف مین بھی **توفی** کا لفظ وارد ہے اور اس کے معنے بجز موت اور ہرگز نہین ہیں دیکھو **توفنی مسلماً و الحقنی بالصالحین**۔ یہ حضرت یوسفؑ کی دعا ہے تو کیا اس کے بھی یہی معنے ہین کہ اے خدا

مجھے زندہ مع جسم عنصری آسمان پر اٹھا لے اور پہلے صلحاء کے ساتھ شامل کر دے جو کہ زندہ آسمان پر موجود ہین۔ **تعالی اللہ عما یصفون** +

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل میں جو ساحر فرعون نے بلائے تھے ان کے ذکر مین **توفی** کا لفظ ذکر ہے جہاں فرمایا۔ **ربنا افرغ علینا صبراً و توفنا مسلمین**

اب ایک مسلمان کی یہ شان نہین کہ خدا اور اسکے کلام کے مقابلہ میں دم مارے۔ قرآن حضرت عیسےٰؑ کو سراسر مارتا ہے اور ان کے وفات پا جانے کو دلائل اور براہین قطعیہ سے ثابت کرتا ہے اور رسول اکرمؐ نے اس کو معراج کی رات مین وفات یافتہ انبیاء مین دیکھا جائے غور ہے کہ اگر حضرت عیسےٰؑ زندہ مع جسم عنصری آسمان اٹھائے جا چکے تھے تو پھر ان کو وفات شدہ انبیاء سے کیا مناسبت زندہ کو مردہ سے کیا تعلق اور کیسی نسبت ہے ان کے لئے تو کوئی الگ کوٹھڑی چاہیئے تھی

قد تبین الرشد من الغی

کوئی گڑبڑ نہین اور نہ کوئی شک و شبہ اس مین باقی ہے مسلمان کہلا کر ایسی بات پیش کرنا جو قرآن کے خلاف اسلام کی متضاد کیا عقلمندی ہے؟

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف جو شخص کسی امر پر اجماع کا قایل ہے وہ کذاب ہے۔ صوفیاء کرام اور بعض صلحاء امت خیر الانام کا یہی مذہب تھا۔ کہ وہ وفات پا چکے اور آنیوالا اسی امت مین سے ہوگا۔ مگر تعصب ایک ایسی بلا ہے کہ باوجود دیکھنے کے نہین دیکھتے اور باوجود جاننے کے نہین سمجھتے باوجود کانوں کے نہیں سنتے

افسوس تعصب اور ضد نے ان مین اپنے نفع نقصان کی بھی تمیز باقی نہیں رہنے دی **چالیس کروڑ** انسان ایک ضعیف اور ناتواں انسان کو انہی دلائل سے خدا مان رہا ہے کہ وہ ازلی ابدی ہے زندہ آسمان پر موجود ہے اور اس نے خلق طیر کیا مردوں کو زندہ کیا اور یہ مسلمان ہین کہ اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارنے اور اپنی گردن کاٹنے کے واسطے خود ان کے ہاتھ میں چھری دیتے اور ان کی اس خطرناک بت پرستی میں مدد کرتے ہین جس کیواسطے خدا نے ایسا غضب ظاہر کیا

تکاد السموات یتفطرن منه و تنشق الارض و تخر الجبال ھدا۔

ان نام کے مسلمانوں کو اتنا بھی علم نہین۔ کہ ان کی اپنی ہی اولاد کو خود ان کے اپنے ہی خیال کو حجت پکڑ کر ملزم کر کے مرتد کیا جاتا ہے۔ کاش یہ اس خواب غفلت سے بیدار ہوں اور دوست دشمن اور اپنے نفع نقصان کو پہچانین +

یہ اسلام کے نادان دوست اتنا نہین سمجھتے۔ کہ خدا تو ابھی غیور ہے۔ کہ ان کے عقاید فاسدہ کو بیخ و بن سے اکھاڑتا اور ذرا سی دیر کیواسطے بھی ان کے مشرکانہ اصولوں کو سن نہیں سکتا قرآن شریف میں تدبر اور غوص کرنے والے جانتے ہین کہ باطل کا سر کچلنے کے واسطے خدا نے کیسے کیسے حربے اختیار کئے ہین

دیکھو نصاریٰ نے مسیحؑ کے بن باپ ہونے کو اس کی خدائی کی دلیل خیال کیا تھا۔ خدا نے کس طرح ان کو آدمؑ کی نظیر پیش کر کے نادم و ذلیل کیا۔ اور ان کے دعوے کو باطل کیا **ان مثل عیسےٰ عند اللہ کمثل آدم**۔ مسیحؑ تو بن باپ تھا آدم اس سے بھی بڑھکر خدائی کے لائق ہے۔ کیونکہ یہاں باپ نہ ماں دونوندارد +

پس

یاد رکھو کہ اگر فی الواقعہ حضرت مسیحؑ زندہ مع جسم عنصری آسمان پر گئے ہوتے اور خدا ان کی اس دلیل کو بھی سچا مانتا تو ضرور تھا کہ اس کی کوئی نظیر پیش کر کے ان کے اس باطل کو بھی ملیا میٹ کر دیتا مگر خدا نے ان کی اس بات کو نفی کے رنگ میں باطل کیا ہے اور یہی جواب دیا ہے کہ وہ تو مر گیا۔ آسمان پر جانا کیسا؟

یاد رکھو۔ کہ اگر خدا کا بھی یہی منشا ہوتا کہ درحقیقت حضرت عیسےٰؑ زندہ آسمان پر ہیں تو ضرور تھا کہ بت پرستی کی اس دلیل اور باطل کے اس دیو کے سر کچلنے کیواسطے بھی **کوئی نظیر** ہی کا حربہ چلاتا مگر خدا کا نظیر پیش نہ کرنے سے اور وفات کا جا بجا ذکر کرنے سے یہ صاف عیاں ہے۔ کہ وہ ضرور وفات پا چکا اور زندہ آسمان پر نہین ہے اور خدا نے ان کی اس دلیل کو مانا ہی نہیں ورنہ ضروری تھا کہ جس طرح پہلے نظیر پیش کر کے ان کو ملزم و خوار کیا یہاں بھی نظیری وجہ سے عیسائیت کے بت کو پاش پاش کرتا مگر خدا نے ایسا نہیں کیا اس کی یہی وجہ ہے کہ خدا نے انکی اس دلیل کو ان کی وفات کے بیان سے رد کیا ہے۔ اور درحقیقت ان کی اس حجت کا حقیقی اور اصل جواب یہی ہے کہ قرآن کا یہ منشاء ہرگز نہین

کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے بلکہ وہ بھی وفات پاچکے جسطرح تمام انبیاء وفات پاگئے +

بہ عجیب بات ہے کہ چونکہ وہ قتل نہیں ہوئے اسواسطے آسمان پر چڑھ گئے۔ کیا جو قتل نہیں کیا جاتا وہ لازماً آسمان پر چلا جاتا ہے جب تو پھر لاکھوں کروڑوں کو زندہ آسمان پر ماننا پڑے گا +

اصل جھگڑا تو یہود کا یہ تہا۔ کہ حضرت مسیحؑ کا رفع روحانی نہیں ہوا۔ وہ تو اس بات کو ثابت کرنا چاہتے تھے۔ کہ نعوذ باللہ مسیح لعین اور مردود ہیں اسی واسطے وہ اس بات پر زور دیتے تھے کہ ہم نے مسیح کو صلیب دیا اور اس طرح سے ان کو قتل کرنے کے مدعی تھے تاکہ اپنی کتاب کے فرمودہ کے مطابق ان کو جھوٹا نبی ثابت کریں رفع جسمانی کے متعلق تو کوئی جھگڑا ہی نہ تھا۔ قرآن شریف چونکہ بنی اسرائیل کے متنازعہ فیہ امور میں حکم اور قول فیصل ہے اس لئے یہود کے اس اعتراض اور بہتان کا جو انہوں نے مسیحؑ کو لعنتی اور جھوٹا نبی ثابت کرنیکے واسطے باندھا تہا۔ جواب دیا کہ ما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ کہ یہود نے جیساکہ انکا زعم ہے حضرت مسیح کو قتل نہیں کیا اور نہ ہی اس طرح سے وہ ان کو جھوٹا نبی ثابت کرنے کے دعوے میں کامیاب ہوئے بلکہ اللہ تعالےٰ نے انکا رفع روحانی کیا اور ان کو ایسی ذلت اور ادبار سے بچا لیا +

اگر رفع جسمانی ہی نجات اور پاکیزگی اور مقبول اور محبوب الٰہی ہونے کا موجب ہے تو پھر تو سارے ہی جھوٹے ٹھیرتے ہیں اور کوئی بھی نجات یافتہ نہیں رہتا چہ جائیکہ کوئی خدا کا محبوب اور مقبول ہی ہو۔ (نعوذ باللہ من ذالک) تعصب نے ان کو کسی کام کا نہیں چھوڑا + عبدالرحمٰن قادیانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیرہ سو برس کی پیشگوئی ہمارے زمانہ میں آج پوری ہوئی

جب میں امام الزمان کے بارے میں یہود خصلت مسلمانوں کے بکواس اور شیطان سیرت انسانوں کے وسواس سنتا ہوں تو مجھے ان لوگوں پر بہت ہی افسوس آتا ہے۔ کہ حضرت اقدس کی سچائی کا آفتاب روشن و تاباں ہے مگر خدا جانے ان اندھوں کا منہ کدھر اور کس طرف دھیان ہے۔ سینکڑوں آیات قرآنی اور ہزاروں احادیث رسول ربانی اور لاکھوں نشانات آسمانی اسپر گواہ ہیں کہ حضور سراپا نور خدا کے مامور اور منجانب اللہ ہیں۔

(۱) ابتدائے قرآن سورہ فاتحہ کا بیان مغضوب علیہم کی رمز اور ولا الضالین کا نشان بتا رہا ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود ہیں اور ان کے دشمن سوانگ بنانیوالے یہود مردود ہیں۔

(۲) آیۃ استخلاف حضور کے دعوے پر ایک ایسی دلیل ہے جس کے سامنے آپ کا دشمن عاجز و ذلیل ہے اور اسمیں جو لفظ کما ہے اس نے منکروں کا سر جھکا دیا ہے۔ ہاں جو بے شرم اور بیحیا ہے اس کی بات ہی جدا ہے۔

(۳) آیۃ اذا فتحت یاجوج وماجوج کی تفسیر میں حضرت اقدس نے وہ عجائبات دلربا اور اشارات حق نما بیان فرمائے جنکو سنکر ایک مردہ میں بھی جان آجائے۔ حدیث فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج میں جناب رسول خدا صلعم کا گھبرا کر لا الہ الا اللہ پڑہنا اس طرف اشارہ ہے کہ وہ شیرینی الوہیت مسیح اور وہ یاجوج یہی قوم نصاریٰ ہے لنڈن گلڈ ہال میں انکے بتوں کا موجود ہونا بھی ثبوت ہمارا ہے۔

(۴) آیت وجمع الشمس والقمر۔ حدیث ان لمھدینا آیتین الخ قول بزرگ۔ ورس خاشی مجری وغیرہ حضرت اقدس کے گواہ ہیں جن کی شہادت سے دشمنوں کے منہ سیاہ ہیں۔

(۵) آیۃ اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم الخ حدیث۔ فیرسل اللہ علیھم النغف فی رقابھم۔ لا یدخلھا الطاعون ولا الدجال کے موافق طاعون و دجال جہاں میں لوگوں کا قرضی مسیح آسمان میں تا قرین ہر ملائو۔

(۶) آیۃ اذا العشار عطلت۔ حدیث ویترکن القلاص فلا یسعیٰ علیھا۔ لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من ارض الحجاز۔ لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من رکوبۃ۔ تخرج نار من حبس السیل۔ نار تحشر الناس من المشرق الی المغرب۔ لقصدنکم نار ھی الیوم خامدۃ۔ تبعث نار علی اہل المشرق۔ قال فی الدجال ان معہ ماء او نارا۔ یخرج الدجال الاعور الخ واحد ھا فیہ دخان وناره یہاں سے مراد ریل کی سواری ہے۔ جواب عرب میں بھی جاری ہے اسی سے اونٹوں کی بیکاری ہے پھر تبلو منکرو۔ کسو قت کی انتظاری ہے۔

(۷) انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا۔ واللہ متم نورہ۔ لیظھرہ علی الدین کلہ سے ظاہر ہے کہ ظہور مسیح مہدی کا یہی زمانہ ہے کیونکہ اتمام نور کے لئے چودہویں ہی رات قانون ربانی ہے۔ ولقد نصرکم اللہ ببدر کی باطنی آنکھ کا یہی نشانہ ہے تعصب کا ستیاناس آج قرآن ہی بیگانہ ہے حدیث ان اللہ یبعث علی راس کل مائۃ سنۃ کی نسبت بتاؤ۔ اب کیا بہانہ ہے یا در کہو بصورت انکار جہنم ہی ٹھکانہ ہے (۸) آیۃ یدبر الامر من السماء الخ کیا خوب حدیث خیر القرون قرنی کو پڑہو اور الاوات بعد ذلک الملتین کا بھی خیال کرو تین سو برس کے بعد جو ہزار برس گذرنے کا حساب ہے اسی میں پھر مشرق سے طلوع ہوا۔ وہ جو صداقت کا آفتاب ہے لیکن شپر کمبخت نہیں دیکھتے ان کی آنکھوں پر تعصب اور ضد کا حجاب ہے مسیح کب ظاہر ہوگا۔ حافظ برخوردار صاحب کا اس بارہ میں یہ جواب ہے سہ

پچھے اک ہزار دے گذرے ترے سو سال
عیسیٰ ظاہر ہوسیا کرسی عدل کمال

مولوی نواب صدیق حسن خاں صاحب کی حجج الکرامہ ایک کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ یہ تیرہویں صدی بوجہ دجالی فتنوں کے بہت خراب ہے اسلئے چودہویں صدی کے سر پر ایک شخص ظاہر ہوگا جسکو مہدی کا خطاب ہے مولوی عبداللہ صاحب غزنوی سید گلاب شاہ کوٹھے والے بزرگ۔ پیر صاحب سندھی۔ چاچڑاں والے حضرت جی وغیرہ۔ حضرت اقدس کے حق میں بعض کا الہام بعض کی خواب ہے۔ اب سوچو۔ قرآن شریف۔ احادیث بندگان امت سب کی شہادت کو رد کر دینا عنداللہ موجب ثواب ہے یا عذاب۔ فتدبروا یا اولی الالباب ۵

(۸) آیۃ واخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ حدیث لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجل من ابناء فارس الہام مندرجہ براہین صفحہ ۲۴۲ خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس میں حضور کے دعویٰ کا پورا ثبوت ہے۔ جسکے سامنے مخالف حیران و مبہوت دکھایا جاتا ہے تو عند الثریا علماء میں تو شرمن تحت ادیم السماء سمجھیں ہیں تو رحمی خراب من الھدیٰ۔ مدرسوں میں تعلیم ہے۔ تو اتخذ اللہ ولدا پھر وہ کہتا کہ دعویٰ مسیحیت بہر رنا۔ ایسے وقت میں جھوٹ ہو اور افترا۔ بھائیو! یہ کسقدر ظلم ہے اور جفا سنو ولعذاب الاخرۃ ھی اشد وابقیٰ۔ الہام خلقت لک لیلا ونہارا کے مہم کو یہ گالیاں اور ایذا اچھا فستعلمون من اصحاب الصراط السوی ومن اھتدیٰ

(۹) آیۃ ضرب اللہ مثلا للذین امنوا الخ۔ ومریم ابنت عمران الخ اور حدیث جو علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہے اسمیں ہمارے لئے یہ عمدہ دلیل ہے کہ ہمارا مرشد حضرت عیسیٰ کا مثیل ہے اور اسکی سپردہ وحی رب جلیل ہے جو مدت سے براہین میں طبع ہوکر موجود و مجمع کثیر و قلیل ہے (دیکھو صفحہ ۴۹۶ یا مریم الخ نفخت فیک من لدنی روح الصدق ایضاً صفحہ ۲۲۶ ھزی الیک بجذع النخلۃ صفحہ ۲۲۶ الی لک ھذا) غور کرو کیا یہ انسانی منصوبہ ہے یا کلام جبرئیل ہے میرے بھائیو مفتری کے حق میں تو لو تقول علینا بعض الاقاویل ہے

(۱) کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کے معنے سمجھنے کیلئے آیۃ لخلق السموات والارض اکبر من خلق الناس کو پڑھو مفسرین نے الناس سے مراد لی ہے الدجال اور حدیث میں بھی آیا ہے۔ ثم تغزون الدجال۔ پھر مسیح ناصری کا جو نزول ہے وہ کیونکر قابل قبول ہے کیونکہ جو حکم خدا اور رسول ہے اس سے تو حیات مسیح کا خیال بالکل لغو اور فضول ہے پس بموجب وعدہ قرآنی وعد اللہ الذین امنوا منکم اور حدیث رسول حقانی و امامکم منکم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود تھے اور مہدی مسعود جنہوں نے صلیب کو توڑا نہ سکھ لنکے ہاتھ سے بچے نہ آریوں کو چھوڑا حمایت اسلام اور تائید دین خیر الانام میں اپنی جان دی اور ہم اہل اسلام کو مخالفین کے حملے سے امان دی وہ اپنے آقا و مقتدا سید المعصومین و الانقیا جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے عاشق تھے اور ان کی آبرو پہ قربان علیہ الف الف صلوٰۃ من اللہ المستعان و الملائکۃ المقربین و عباد الرحمٰن اب میں ناظرین باتمکین اور منصفین دانش اگین کی خدمت میں دو حدیثیں پیش کرتا ہوں جن میں مذکور مسیح موعود کی وفات ہے مگر شکوک و شبہات کے مردود کرنے کیلئے یہ وفات بمنزلہ آبحیات ہے حدیث اول ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض یتزوج و یولد لہ و یمکث خمساً و اربعین سنۃ ثم یموت۔ حدیث دوم ثم یمکث فی الارض اربعین سنۃ ثم یتوفی و یصلی علیہ المسلمون بظاہر ان میں اختلاف ہے اگر غور کریں تو مطلب صاف ہے یعنے حدیث اول سے وہ معیار مراد ہے جو حضرت اقدس کے دعوے کی بنیاد ہے اور حدیث دوم میں زمانہ وحی کی میعاد چنانچہ براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۴ میں ہے۔ منجملہ انکے ایک وہ جواب ہے۔ جس میں اس عاجز کو جناب خاتم الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی اور بطور مختصر بیان اس کا یہ ہے کہ اس احقر نے ۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء میں... جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اسوقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے خاکسار نے عرض کی اسکا نام میں نے قطبی رکھا ہے جس نام کی تعبیر اس اشتہاری کتاب کی تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے جسکے کامل استحکام کو پیش کرکے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے غرض آنحضرت نے وہ کتاب مجھ سے لے لی جب وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی تو آں صاحب کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوشرنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ امرود سے مشابہ تھا مگر بقدر تربوز تھا۔ آنحضرت نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنیکے لئے قاش قاش کرنا چاہا تو اسقدر اس میں سے شہد نکلا کہ آں جناب کا ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے بھر گیا تب ایک مردہ کہ جو دروازہ سے باہر پڑا تھا۔ آنحضرت کے معجزہ سے زندہ ہوکر اس عاجز کے پیچھے آکھڑا ہوا اور یہ عاجز آنحضرت کے سامنے کھڑا تھا جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور آنحضرت بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے پھر ماحصل کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اس غرض سے دی کہ تا میں اس شخص کو دوں کہ جو نئے سرے زندہ ہوا اور **باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں** اور وہ ایک قاش میں نے اس زندہ کو دیدی اور اس نے وہیں کھا لی پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت کی کرسی مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اونچی ہوگئی اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں ایسا ہی آنحضرت کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی تب اسی نور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی والحمد للہ علی ذالک **ایضاً صفحہ ۲۴۸** اور اس برکت کے بارہ میں **۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء** میں بھی ایک عجیب الہام اردو میں ہوا... فرمایا کہ تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دیگا یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔"

دیکھو۔ حضرت اقدس کی خواب کو چوالیسواں اور الہام کو چالیسواں سال ہے اب مقام غور اور جائے خیال ہے کہ کیا یہ کسی انسان کی طاقت یا مجال ہے کہ مفتری ہوکر وہ زمانہ پائے جسکا مخبر محبوب ذوالجلال ہے اور حسب پیشگوئی طبعی موت سے فوت ہو حالانکہ ہر قوم سے اسکا جنگ و جدال ہے۔ میرے بھائیو! ایسا ہونا غیر ممکن اور سراسر محال ہے نہ تم اسکی کوئی نظیر پاؤگے نہ اس کی کوئی مثال ہے ان دلائل کو پڑھو اور خدا سے ڈرو۔ امام برحق کا انکار موجب وبال ہے الغرض آمد مسیح موعود کی جس کا لہ پیشگوئی آج ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہوئی۔ مبارک وہ جو اس سے خدمت دین کیلئے دلوں کو آمادہ اور ایمان کو تازہ کررہے ہیں اور افسوس انپر جو اس شیریں چشمہ کے کنارے پیاسے مر رہے ہیں اللہ تعالےٰ انکو ہدایت کرے اور چشم بصیرت عنایت آمین یا رب العالمین*

کرمداد احمدی از دولمیال ضلع جہلم

۵- اگست ۱۹۰۸ء

اے بیخبر بخدمت قرآن کمر ببند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

مختلف تجویزیں اور آئے دن خیالات کی جدت شاید دماغ کی پریشانی اور جنون کی کوئی قسم سمجھی جاوے۔ لیکن عقل سلیم رکھنے والے یہ کبھی نہیں مان سکتے۔ کہ ایک ہی امر کی تکمیل کیلئے مختلف راہوں یا صورتوں کا اختیار کرنا پریشانی دماغ کا نتیجہ ہے علاوہ بریں اگر کوئی شخص محض اس خیال پر مفید اور مبارک اور ضروری کام کے کرنے سے رکتا ہے کہ اسکے احباب اور ہمعصر اسے کیا کہیں گے تو میرے اپنے ایمان میں وہ دنیا کی جھوٹی مدح و ذم کا اسیر ہے اور اخلاص اور خالصاً لوجہ اللہ ایک کام کرنے سے عاری ہے۔

میں نے جب سے الحکم جاری کیا ہے میں کاموں کو قوم کیلئے ضروری سمجھا مختلف اوقات میں انکی تحریک کرتا رہا اور حتی الوسع خود ان میں حصہ لیا ان کا مکمل ہوجانا ایک وقت کو چاہتا ہے جب اللہ تعالیٰ چاہیگا ہو رہیگا جو لوگ ان باتوں میں پڑتے ہیں وہ سنت اللہ سے ناواقف ہوتے ہیں اس مختصر تمہید کے بعد میں پھر ناظرین کو **خوشخبری** سنانی چاہتا ہوں کہ میں **قرآن مجید** کے ترجمہ اور تفسیر کی بہت بڑی ضرورت محسوس کرتا ہوں میں نے جب اول تفسیر القرآن لکھنی شروع کی تھی تو ہمارے موجودہ امام اور خلیفۃ المومنین علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اگر اس طرز پر سورہ فاتحہ کی تفسیر ہی شایع ہوجائیگی تو میں کامیابی سمجھونگا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے مجھے توفیق دی کہ میں **سورہ البقر** کی تفسیر شایع کر سکا اور سورہ آل عمران کا پہلا ایک حصہ چھپا ہوا ہے شروع سال میں قرآن مجید کے ترجمہ کے متعلق تجویز ہوئی تھی آخر ملتوی کرنی پڑی اور باوجود سات مہینے گزرنے کے منشی محبوب الرشید صاحب کی طرف سے کوئی طیاری مجھے معلوم نہیں ہوئی اور اگر ایسے طور پر ہو جس کا مجھے علم نہیں تو وہ مجھے ایسا کہنے سے معذور کہینگے اب جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح نے بیعت میں قرآن مجید کے پڑھنے کا خاص طور پر اقرار لیا تو میرے دل میں جنبش اور جوش پیدا ہوا کہ اس اقرار کی عظمت اور ضرورت کے لحاظ سے جیسی کچھ بھی ہو جس نیت اور اخلاص کے ساتھ قدر ہونی چاہئے اور آپ لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ایک ترجمہ مع نوٹوں کے شایع ہوجاوے اور اسکے لئے میں نے یہ پسند کیا ہے کہ خلافت کے بعد جہاں سے حضرت خلیفۃ المسیح نے درس شروع کیا ہے۔ وہاں سے ہی اسکو چھاپا جاوے اور ایک ایک پارہ شایع ہوتا ہے جب تک اللہ توفیق دے*

بعض کہیں گے کہ پہلے تفسیر نا مکمل ہے اسکے لئے یہ وعدہ تھا اور وہ ہوا مگر اسکا مختصر جواب اوپر دے آیا ہوں

ان باتوں میں میں نہیں پڑونگا۔ میں اس کام کو قرآن کی خدمت سمجھکر کرنی چاہتا ہوں جتنی ہو اور جس طرح ہو +

ترجمہ اور تفسیری نوٹ کس قسم کا ہوگا اس کا نمونہ ۱۴ اگست ۱۹۰۸ء کے الحکم میں چھپ چکا ہے اس اعلان سے میری غرض صرف یہ ہے کہ میں اپنی اخبار کے ناظرین کو مطلع کردوں کہ میں ان میں سے ہر ایک کے نام دو دو جلدیں اسکے شایع ہونے پر قیمتاً بھیجونگا۔ اور اسی غرض سے میں دو ہزار کاپیاں چھاپونگا جن میں سے پانسو جلدوں کے لئے انشاء اللہ تعالےٰ خاص انتظام کیا جاویگا۔ ۲۱ - اگست ۱۹۰۸ء کو اللہ تعالےٰ نے چاہا تو یہ پارہ خریداران الحکم کے پاس پہنچیگا اس میں یہ لحاظ رکھا جاوے کہ سورہ کے شروع سے ہو اور سورہ پر ختم ہو اس طرح پر بعض اوقات ایک پارہ سے یہ حصہ بڑھجایا کرے گا مگر یہ طریق اسلئے ملحوظ رکھا ہے تاکہ سلسلہ مضمون میں فرق نہ آوے کاغذ انشاء اللہ عمدہ لگایا جاویگا اور تقطیع موزون ہوگی۔ ہدیہ کے متعلق ابھی میں کچھہ نہیں کہہ سکتا جو صاحب نہ لینا چاہیں وہ مجھے ابھی سے اطلاع دیں ورنہ اگر میں اپنے پر اعتماد کرکے کہ وہ اسکی اشاعت میں میرے معاون ہیں اور اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ قرآن مجید کی اشاعت ہو اُن کو وی۔ پی بھیجدیا اور انہوں نے واپس کردیا تو اس سے بڑھکر تکلیف دہ امر کیا ہوگا۔ اس لئے میں ۱۸ - اگست ۱۹۰۸ء تک اسکو چھاپتا رہونگا اور جو احباب اسوقت تک مجھے اطلاع دینگے کہ وہ کسی وجہ سے اسے نہیں لے سکیں گے ان کے نام ہرگز نہیں بھیجا جاویگا۔ ورنہ کل خریداران الحکم کے نام دو دو کاپیاں بھیجدی جائینگی اور اگر کوئی دو سے زیادہ لینا چاہیں تو بھی اطلاع دیں بالآخر التماس ہے۔ کہ ناظرین اس خادم کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ خدمت دین کے لئے جوش اور جوش کے ساتھ اخلاص اور سچی سمجھ اور فہم اور اس کے ساتھ اسباب عطا فرماوے کسی سے ایک پائی بھی پیشگی نہیں لی جاویگی :-

(یعقوب علی ایڈیٹر الحکم)

اعلان

قابل توجہ بقایا داران -

لہذا سال ختم ہونے کو ہے۔ مگر ابھی تک بعض خریداران نے اپنے پچھلے بقایا کو بھی صاف نہیں کیا۔ لہذا ان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ پچھلا حساب صاف کرنے کی طرف توجہ فرمائیں

منیجر

مراسلات

اخویم اڈیٹر صاحب۔ آہ کیا عرض کروں حضرت مسیح موعود کے اچانک اُٹھہ جانے سے جو اسوقت دل کی حالت ہو رہی ہے اسکا نقشہ کسی صفحہ کاغذ پر نہیں کھینچ سکتا ہوں ہاں اسوقت اپنا ایک خواب ضرورۃً سناتا ہوں جو اس مصیبت کے آنیسے چند ہفتہ پہلے مجھکو دکھایا گیا تھا جسکی حقیقت تک اسوقت میری کوتاہ نظر نے رسائی نہ کی اور باوجود بہت سے خوض و فکر کے میرا ذہن اس کے نتیجہ نکالنے میں بالکل ناکام رہا آخر میں مجبور ہوکر اس کی طرف سے توجہ اٹھالی اب جو یہ اُفتاد پڑی تو معلوم ہوا کہ اسی کی طرف اشارہ تہا اور نرا اشارہ ہی نہیں۔ بلکہ سمجھدار کے لئے اسکے اندر ایک صداقت پوشیدہ تہی جسکے خیال سے اسوقت میری روح مسرور ہو رہی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس خواب کو میرے احمدی بھائیوں کی تازگی ایمان کے لئے الحکم میں درج فرمایئے۔ اسی سبوح قدوس خدا تعالےٰ نے اس برگزیدہ بندے کی پاک روح پر بیشمار برکات نازل فرما۔ میں نے دیکھا کہ میں دکن کی طرف کہیں جا رہا ہوں۔ رفتہ رفتہ ایسی جگہ پر پہنچا ہوں کہ داہنی جانب ایک شاہی وقت کی مسجد آ پڑی ہے جو شاہ وقت یا کسی دوسرے دولتمند نے اسکو بڑے اہتمام سے بنوایا ہے اور وہ مسجد اپنی نمود میں بہت مشہور و معروف ہے۔ پھر کیا دیکھتا ہوں کہ چند ہی قدم آگے چلکر ایک دوسری مسجد بائیں جانب کو ملی ہے اسکی کرسی بہت بلند ہے اور بہت سی سیڑھیاں طے کرنے کے بعد ملتی ہے کہنے والے نے کہا کہ وہ پہلی مسجد اصلی ہے اور یہ دوسری اس کی نقل ہے۔ اور کیسی نقل کہ ہر وصف میں اصل سے ملا لو۔ مگر ہاں کسی بات میں کسی وجہ سے ذرا سا فرق رہ گیا ہے پس میں نے اس نقلی مسجد میں جانیکا قصد کیا اور چاہتا تھا۔ کہ پہلی سیڑھی پر قدم رکھوں کہ کسی شخص نے مجھکو روکا اور کہا کہ اس مسجد میں داخل ہونیکا یہ طریقہ نہیں۔ ذرا صبر کرو۔ میں اس کے کہنے سے ٹھہر گیا۔ کہ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص ایک چرمی لباس لے کر آیا اور اسکو پہلی سیڑھی پر بچھا دیا اور مجھ سے کہا کہ اب تم اس بساط پر بیٹھ جاؤ یہی تمکو اوپر تک پہنچا دیگی میں اس کے کہنے سے اُسپر بیٹھ گیا پس اس بساط کو خود بخود حرکت ہوئی اور وہ مجھکو اوپر کی جانب لے اڑی آگے خبر نہیں کہ کیا گذرا۔ ایڈیٹر صاحب اب کچھہ آپ سمجھے یہ کیا اسرار تھا کوئی مانے یا نہ مانے یہ مسیح موعود کے رفع روحانی کا نقشہ دکھایا گیا تھا۔ ایک صورت خواب کی یہ بھی ہے کہ دوسرے کا حال اپنے پر وارد کرکے دکھایا جاتا ہے اصلی مسجد مقام مصطفوی اور نقلی مسجد مقام مسیح موعود تھا۔ نقلی مسجد میں کچھہ فرق رہ جانا لازمی تھا آخر ولی و نبی کے مقام میں کچھہ فرق ضرور چاہیئے اب میں اس موقع پر بزرگان قوم کی خدمت میں ایک گزارش ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی قدر و منزلت کو ملحوظ رکھکر اگر اس بہادر کی شان میں بجائے وفات وغیرہ کے رفع کا لفظ تحریراً و تقریراً استعمال کیا جاوے تو آج جو کچھہ اسپر شور و غوغا اٹھہ رہا ہے آیندہ نسلوں میں جبکہ لوگ اسکے معنے سمجھنے لگیں گے اور جان لینگے کہ خدا اور رسول کا قرار دادہ ہے یہ ہو حق نہ رہیگی۔ بلکہ دوسرے صلحا کے لئے بھی بعد مرگ ایک عزت کا لقب سمجھا جاویگا اسکو ضرور رواج دینا چاہئے

خاکسار خلیل الدین احمد راضی صدیقی تلہری

اظہار رائے

خاتونان ہند اس نام کی ایک کتاب لالہ رگھوناتھ سہائے۔ بی۔ اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول لاہور نے تالیف کی ہے کتاب کا مضمون اسکے نام سے ظاہر ہے چھوٹی تقطیع کے ۸ جزو پر طبع ہوئی ہے ظاہری مراتب عمدہ ہیں۔ قیمت ۸ / ہے جو کسی قدر زیادہ ہے ملک میں عمدہ لٹریچر کے پھیلانے کی سعی عمدہ بات ہے۔ اور خوشی کی بات ہے، کہ برہمو سماج اس معاملہ میں کوشش کر رہی ہے یہ کتاب منیجر برہمو پبلک لاہور یا لائبریرین برہمو کالج لاہور سے ملے گی۔

شرح حدیث مسّ شیطان پادری لوگ اسلام پر اعتراض کرتے ہوئے صحیح بخاری کی ایک حدیث کو عموماً پیش کیا کرتے ہیں جو مسّ شیطان کی حدیث ہے یعنے پیدا ہونے کیوقت جو بچہ چلاتا ہے اسے شیطان مس کرتا ہے اس مس سے مریم اور ابن مریم بچے ہوئے ہیں۔ یہ حملہ اسلام پر ایسا خطرناک حملہ ہے کہ تمام مقدسوں اور راستبازوں اور انکے سردار پر اسکی زد پڑتی ہے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حدیث کی شرح لکھنے کیلئے فاضل امروہی کو حکمدیا تہا وہ رسالہ چھپ کر شایع ہوگیا ہے اور ۱ / قیمت پر دفتر میگزین قادیان سے ملیگا صرف ایکہزار طبع ہوا ہے۔ حالانکہ ایسے رسالے کثیر التعداد میں چھپکر شایع ہونے چاہئیں جماعت کے متمول اور اہل دل اصحاب کو چاہئے کہ متعدد کاپیاں خرید کر مفت تقسیم کردیں

آئینہ صداقت نہایت مختصر مگر مفید رسالہ جو برادرم مفتی محمد صادق صاحب نے حضرت مسیح موعود کی وفات پر لکھا اور شایع کیا مخالفین کے اعتراضوں کے جواب خوب دئے ہیں جیبی تقطیع ہر وقت پاس رہ سکے۔ بہت مفید ہے ۱/ قیمت پر مفتی محمد صادق ایڈیٹر بدر سے ملے گا متعدد رسالے مفت تقسیم ہوئے ہیں +

غیر معمولی جلسہ تشحیذ الاذہان

آج ۷۔ اگست صبح ۷ بجے تشحیذ الاذہان کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوا حاضرین کی تعداد معقول تھی مگر افسوس کہ ہمارے سکول کے طلباء اس میں کم دلچسپی لیتے ہیں۔ جس کیلئے ہم ہیڈ ماسٹر صاحب کی توجہ خاص طور سے مبذول کرتے ہیں۔

چودہری فتح محمد صاحب نے اپنا لکھا ہوا مضمون پڑھا۔ یہ بھی ایک نئی بات ہے کہ ممبران تشحیذ عام طور سے تو زبانی تقریر کرتے ہیں مگر اس موقع پر لکھے ہوئے مضمون پڑھے گئے

چوہدری صاحب کو چونکہ اپنے کالج کا کام تھا اس لئے غالباً وہ اپنے مضمون کے لئے کافی تیاری نہ کرسکے آپ نے میرے آقا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسلامی خدمات کا ذکر کیا۔

(۱) دہریہ اور مادہ پرستوں کو وحی والہام و پیشگوئیوں کے ذریعہ خدا کی ہستی کا ثبوت دیا (۲) عیسائیوں کی مذہب بنیاد عیسےٰ کی موت ثابت کرکے اکھیڑ دی۔ اس بات کے دشمن بھی قائل ہوگئے پھر ڈوئی اور آتھم پر روحانی حربہ چلا کر اس مذہب کا باطل ہونا پایۂ ثبوت کو پہنچایا۔ (۳) آریہ کے تناسخ اور نیوگ کے مفاسد کو دکھایا کہ تناسخ ان کو خدا کو سرب شکتیمان نہیں کہہ سکتے نیوگ ایسی گندہ تعلیم کا سرچشمہ وہ قدوس خدا نہیں ہو سکتا۔

پھر مکالمہ و مخاطبہ الٰہی کو اسلام کی روح اور اس کا تا قیام قیامت جاری رہنا بنا دیا جہاد کا خود ساختہ بدنما دھبا اسلام کے منور چہرے سے مٹا یا (۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اور سچے عاشقوں کی جماعت بنائی جو روحانیت ایمان سے خالی ایمان کو پہنچے چودہری صاحب اگر آئینہ صداقت اور معیار الصادقین کو دیکھ لیتے تو ان کو مسیح کی خدمات کی ایک فہرست مل جاتی اور پھر سیدی و مولائی کی کتابوں سے ان کے متعلقات کو پیش کرسکتے۔

اس کے بعد امام زادہ سید محمود اللہ احمد اپنا مضمون پڑھا اصل میں حضور علیہ السلام کے بعد مشتاقان احمد کے لئے کوئی چیز تسلی بخش ہو سکتی ہے تو آپ ہی کی تقریر ہے ؎

کیونکہ ہے کچھ کچھ نشاں اس میں جمال یار کا

آپ نے بتایا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام کو اشاعت دین میں کیا کیا تکالیف برداشت کرنی پڑیں طائف کا واقعہ یاد آیا اور سب کچھ سمجھایا کہ یہ سب کچھ وما نقموا منہم الا ان یومنوا باللہ العزیز الحمید کی بنا پر تھا۔ پھر آپ نے ان واقعات کے سلسلہ میں اپنے حضور مسیح کی مشکلات کا ذکر کیا جو مخالفین سے دیں اخیر میں اپنی جماعت کو متوجہ کیا کہ وہ بار گران جو پہلے صرف ایک جان پر تھا اب ہم سب پر تقسیم ہو گیا ہے خدا کا منشا ہے کہ تمام سعید روحوں کو توحید پر جمع کرے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ یہ پیغام تمام دنیا کے بسنے والوں کے کانوں میں پہنچائیں۔ اس بات سے ہمت نہیں ہارنی چاہیے کہ ہم لڑکے ہیں کیونکہ اس سے پہلے بھی یوسفؑ۔ اسمٰعیلؑ داؤدؑ عیسیٰؑ علیؓ نے لڑکپن کی حالت ہی میں وہ کام کئے جن کی امید بڑوں سے کی جاتی ہوگی۔

اس کے بعد آپ نے عام مفاسد زمانہ بیان کئے اس کے ضمن میں وہ فقرہ بھی کیا پر اثر تھا جو کسی خاص جوشِ اخلاص سے نکلا کہ دنیا کے زر و مال کا ایک بڑا حصہ خدا پرستوں کو انسان پرست بنانے اور مریم کے بیٹے کی خدائی منوانے کیلئے خرچ ہو رہا ہے پھر نبی کریم کے اوصاف بیان فرمائے اور دردمندوں سے کہا کہ اب اس اعلیٰ انسان کو جس سے بڑھکر کوئی اعلیٰ انسان تصور نہیں ہو سکتا۔ ایک ادنےٰ انسان کہا جاتا ہے بلکہ ہر ایک عیب اس کی ذات بابرکات سے منسوب کیا جاتا ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اشاعت اسلام کے لئے ضرورت ہے۔ دعا ہمدردی رجوع کامل احساس سے پیدا ہوتی ہے، جوش استقلال کی قرآن حدیث سے واقفیت کی حضرت اقدس کی کتابوں کے مطالعہ کی علم۔ خوش اخلاقی صبر تجوید تقریر میں شائق پیدا کرنے کی اور رسالہ تشحیذ کی اور جلسہ ہفتہ روزہ کے انعقاد کی۔ پھر اتفاق و اتحاد کی اور سب بڑھکر جو لطیف بات کہی وہ یہ کہ شیطانی چیزوں کا بائیکاٹ کی چونکہ آجکل بائیکاٹ پر زور دیا جا رہا ہے ہم کو اس سے تعلق نہیں ہمارا ملک یہ ملک نہیں مومن کا اصل ملک آخرت ہر بس خدا کی سلطنت میں جن شیطانی اشیاء کا زور ہے ہمیں اس کا بائیکاٹ کرنا چاہیے۔ لوگ دنیا کے لئے مال و جان کی پروا نہیں کرتے افسوس ہے اگر ہم دین کے لئے صرف مال سے بھی دریغ کریں۔ تقریر ایک دعا پر ختم ہوئی بہتر تھا۔ کہ آپ مضمون نہ پڑھتے بلکہ تقریر فرماتے جس میں اس سے زیادہ دلچسپی اور اثر ہوا کرتے ہیں۔ اللھم ایدہ امامنا بنصر العزیز

(ناقل)

ضرورت ملازمت

میاں عبد الخالق صاحب ایک ہوشیار و محنتی۔ جفاکش آدمی ہر محرر اور منشی کا کام بخوبی کرسکتے ہیں محکمہ ڈاک خانہ میں ملازم رہ چکے ہیں انگریزی حروف شناسی رکھتے ہیں ہندوستان کے کسی حصہ میں ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ ملے جانے کو تیار ہیں امید ہے کہ دوست ان کا خیال رکھیں گے اور جہاں موقع ہو عاجز کو اطلاع دینگے۔

شیخ غلام احمد صاحب نومسلم

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے واعظ مقرر کئے گئے ہیں اور وہ سردست ہوشیارپور۔ کانگڑہ جالندہر اور ماہوں حضرت خلیفۃ المسیح الموعود علیہ السلام کے ارشاد کے موافق دورہ کرنے کو عنقریب قادیان دارالامان سے روانہ ہونگے ان کو بموجب قواعد و ضوابط منظور کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان جن کی نقل ان کے پاس موجود ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام مدات کے لئے چندہ فراہم کرنے جہاں باقاعدہ طور پر انجمن احمدیہ نہ ہو۔ وہاں احمدی احباب کی فہرست مکمل کرکے باقاعدہ طور پر انجمن احمدیہ قائم کرنے کی اجازت ہے جہاں وہ پہونچیں وہاں کے احباب شیخ صاحب موصوف کے اغراض مذکورہ بالا کے پورا کرنے میں ہر طرح سے مدد دیں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔ والسلام

خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری
صدر انجمن احمدیہ قادیان
۱۰ اگست ۱۹۰۸ء

تائید۔

اس پرچہ کے شروع میں منے جو آرٹیکل لکھا ہے وہ لکھا جا چکا تھا۔ کہ میرے ایک محترم بھائی شیخ ہاشم علی صاحب گرداور سرور گڈھ ریاست پٹیالہ کی چٹھی مجھے ملی جس میں انہوں نے ایکہزار آدمیوں کی تجویز سے اتفاق کرکے لکھدیا ہے کہ میں ان میں سے ایک ہونگا جو عہ روپیہ جمع کرکے سالانہ جلسہ پر لاؤنگا میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک شروع ہوئی ہے اللہ تعالےٰ اس میں برکت ڈالے دوسرے احباب ہمت کریں اور منشی ہاشم علی صاحب کے نمونے سے فائدہ اٹھائیں بات مشکل نہیں۔ اگر ایکہزار آدمی ایسے نکل آئیں جو اس جلسہ پر یا تو از خود عہ روپیہ دیں یا جمع کرکے لائیں تو میں بتا سکونگا۔ کہ قوم موجودہ جاری کاموں میں سے ایک کی طرف سے انشاءاللہ بے فکر ہو جائے گی۔ اس تحریک کو عام کیا جاوے۔ اور دوستوں اور احباب کو اکسایا جاوے۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا جو . . ل قریباً اڑھائی سو روپیہ تولہ پر فروخت ہوتا ہے اور ممیرے کا سرمہ دو روپیہ تولہ پر فروخت کیا جاتا ہے میرے پاس موجود ہے میں اسکے لئے لمبے چوڑے سندات پیش نہیں کرنا چاہتا اسلئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت حکیم الامۃ اور دیگر بزرگان ملت نے اسکو اصلی ممیرا شناخت کرکے خود خرید فرمایا ہے میں عام لوگوں کے نفع کیلئے اصلی ممیرا چھ روپیہ تولہ پر اور سرمہ ممیرا . . . پر فروخت کرتا ہوں اور اسکے ساتھ ہی یقین دلاتا ہوں اگر ممیرا اس اشتہار کے موافق مصدقہ نہ ہو تو میں قیمت واپس لونگا سچائی کے اظہار کے لئے یہی ایک امر کافی ہے +

نوٹ ۔ میری دکان سے ہر قسم کی لنگی اور کلاہ بھی ملسکتی ہے

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر قادیان دار الامان

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ سیٹ ریشمی وار کشمیر کی لکڑی معہ مینڈل کاک کین اور ربڑ کے بنے ہوئے نہایت پائدار ہے قیمت . . . کرکٹ بیٹ سیٹ ریشمی دار کشمیر کی لکڑی معہ کیس مینڈل و ربڑ کے میچ کے لئے نہایت عمدہ . . . کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوئم کی ہوگی مینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا . . . کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے . . .

سپیشل کرکٹ بیٹ ۱۲ - ۱۳ کیواسطے دو سٹ ایک کرکس لکڑی کا فی سٹ . . .

فٹ بال عمدہ دکان و دام . . . اور مضبوط بلیڈر نہایت پائدار . . . کیلئے فٹ بال عمدہ . . . معہ بلیڈر

کرکٹ لیگ گارڈ . . . نہایت عمدہ اور مضبوط . . . پریکٹس . . .

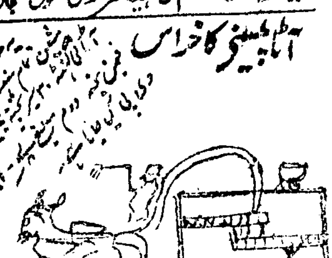
کرکٹ وکٹیں . . .

المشتہر

نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سارٹیفکیٹ | السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مال ہر قسم کرکٹ پریکٹس اور کٹ فٹ بال وغیرہ پہنچا ہر طرح سے قابل تعریف پایا۔ میں اس کم خرچ بالانشین کا مستحق پاتا ہوں +
نیاز مند ۔ حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سجان پور ضلع کانگڑہ

آٹا پیسنے کا خراس



مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

کیا آپ بیمار ہیں؟

جبکہ آپ کی طبیعت درست ہو اسکو کچھ بحث نہیں کہ کونسی خصلت ہے اپنے آپ سے یہ سوال کیجئے کہ آیا دن بھر میں ایک مرتبہ دست صاف ہو جاتا ہے و اگر یہ بات نہ ہو تو رات کو سوتے وقت دو یا تین ڈون کی اضمہ کی گولیاں (ڈونس ڈنرمس) کھا لیجئے دوسرے روز صبح آپکو دست صاف ہوگا اور پیشتر کی نسبت آپکو فوراً زیادہ اچھا معلوم ہوگا قبض کیوجہ سے آنتوں میں فضلے زیادہ عرصہ تک رہتے ہیں اور ایسا فاسد مادہ پیدا کرسکتے ہیں ۔ کہ جو دنیا کے نصف سے زیادہ مرضوں کا باعث ہوتا ہے اس سے بخوبی سمجھا جائیگا کہ کیوں قبض سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جگر کی شکایات ہیجان صفرا ۔ صفراوی بخار یا تپ ۔ بدہضمی ۔ سوء ہضمی جلد کی کھردری جسم کی نکاہت امراض قلب یعنے دل و دماغ یعنے چکر آنا دردسر قطع ملنے ڈکارین آنا اور مستورات کی بیماریاں وغیرہ اگر کچھ عرصہ تک یہی حالت رہی تو خون کثیف ہو جاتا ہے اور صحت ہمیشہ کے لئے خراب ہو جاتی ہیں ڈون کی اضمہ کی گولیاں (ڈونس ڈنرمس) خاص طور سے بنائی گئی ہیں اور مذکورالصدر مرضوں کو ہٹاتی ہیں کیونکہ وہ فاسد مادے اور زہریلے انگروں کو آنتوں میں سے نکال لیتی ہیں جگر کو قوت عطا کرتی ہیں ۔ صفرا یعنے تپ کو اچھی طرح ہٹاتی ہیں جسم کو پاک اور صاف کرتی ہیں اور مرد عورت اور بچہ کو جلد اور ہمیشہ کے لئے صحت بخشتی ہیں ۔

بارہ آنہ والی

قیمت . . . اور بارہ آنہ والی شیشی میں ساٹھ گولیاں ہیں جو . . . والی شیشی کی گولیوں سے پیچ گئی ہیں کل دوا فروشوں سے ملتی ہے یا ڈون اینڈ پی اور باکس کمپنی کے پاس سے

ڈون کا مرہم (ڈونس اینٹ منٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً کم ہو جاتی ہے اور اکثر وقت تو ایک ہی ڈبیا چاہئے بواسیر (باہر نکلی ہوئی یا خونی) سر کا دادہ کھجوا کیڑے چنبل داد اور جلد کی سب طرح کی سوزش تکلیف نمود اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی ہوئی حالت میں بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہے تمام دوکانداروں کے پاس قیمت . . . فی ڈبیا

دو مفید رسالے

رسالہ ثبوت واجب الوجود | خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک ایک کے اعتراضات کا لطیف اور فلسفیانہ جواب جس میں آریہ سماج کے بعض اصولوں کی حقیقت بھی کہولکر بتائی ہے ۔ قیمت . . . رسالہ تقدیر | جس میں مسئلہ تقدیر کی حقیقت بیان کی گئی ہے اور تدبیر اور تقدیر کے فلسفہ پر بحث کی گئی ہے قیمت . . . دونوں رسالے بٹالہ ضلع گورداسپور منشی حسین بخش اپیل نویس سے ملیں گے

لاکھوں روپیہ کمانے کا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے علاوہ لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہو تو حکیم نور محمد . . . نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگا کر فروخت کریں اسکی کمیشن و منافع سے آپ مالا مال ہو سکتے ہیں اس تریاق مجرب و سریع الاثر مجرب المجرب کی خاصیت ہے کہ بفضلہ تعالیٰ بطور حفظ ما تقدم استعمال کرنے سے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے اور اگر مبتلائے طاعون کے کانوں میں بخار شروع ہوتے ہی اسکے چند قطرات ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملا کر گلٹی پر مالش کیجائے تو سوجن بخار ہذیان میں درد اور سرسام و گلٹی کا خطرہ فوراً اور تمام جسم میں جلد صحت و سرور حاصل ہوگا تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور انکے لئے جنکو بیہوشی یا بندش گلو کے باعث دوا حلق سے اتارنا محال ہو جاتا ہے یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے تعمیم افادہ کیلئے بشرط حلفی اقرار عدم افشا اور ادائے فیس اسکا اجرا کرنا بھی سکھایا جاتا ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ مگر ان اشخاص سے جو ایجنٹ ہونے یا سیکھنے کے ارادہ سے بغرض تجربہ منگائیں نصف قیمت (نوٹ) جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں نمونہ بذریعہ اجرت مطلع فرمادیں

المشتہر فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون مقام موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل جو سماں دکھا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگاؤ ۔ بھلا اس میں کچھ بھی دھوکہ ہے قوائے تناسلیہ کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت کی ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کیلئے بے لاجواب مضمون طیار کیا ہے جسکے چند استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسلیہ و نقص و عدم تولید فوراً دفع ہونگے اور ہر قسم کی باہ شکایات کے لئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھا رہیں جو دوائیں طیار ہوتی ہیں اول نمونہ مفت منگائیے پھر سید ہو طلب فرماویں . قیمت فی بکس . . .

طلا طلسمی ۔ پیرانہ سال کے اثر اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاری سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتی ہیں ہمارے اس طلا طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں ۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس کے مفید پائینگے ۔ منگانے سے پہلے نمونہ منگوا کر آزماؤ ۔ قیمت چھ ماشہ دو روپیہ

سرمہ سلیمانی ۔ آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور بصارت بڑھانے والا قیمت ایک تولہ . . .

سنون دندان ۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرکے دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے قیمت فی بکس . . .

المشتہر

حکیم محمد حسین خلف حکیم سرور حسین مالک کارخانہ احمدیہ طب گوجرانوالہ